بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ۔ منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۸ رجب ۱۳۹۰ھ - ۲۴ تبوک ۱۳۴۹ ہش - ۲۲ ستمبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۱۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم تمام گناہوں سے کیا کبائر اور کیا صغائر سب سے بچو

گناہ ایک زہر ہے جس کے استعمال سے زندہ رہنا محال ہے

"دیکھو گناہ کبیرہ بھی ہیں اُن کو تو ہر ایک جانتا ہے اور اپنی طاقت کے موافق نیک انسان اُن سے بچنے کی کوشش بھی کرتا ہے مگر تم تمام گناہوں سے کیا کبائر اور کیا صغائر سب سے بچو۔ کیونکہ گناہ ایک زہر ہے جس کے استعمال سے زندہ رہنا محال ہے۔ گناہ ایک آگ ہے جو روحانی قویٰ کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے پس تم ہر قسم کے کیا صغیرہ کیا کبیرہ سب اندرونی بیرونی گناہوں سے بچو۔ آنکھ کے گناہوں سے، ہاتھ کے گناہوں سے، کان ناک اور زبان اور شرمگاہ کے گناہوں سے بچو۔ غرض ہر عضو کے گناہ کے زہر سے بچتے رہو اور پرہیز کرتے رہو۔

نماز بھی گناہوں سے بچنے کا ایک آلہ ہے۔ نماز کی یہ صفت ہے کہ انسان کو گناہ اور بدکاری سے ہٹا دیتی ہے۔ سو تم ویسی نماز کی تلاش کرو اور اپنی نماز کو ایسی بنانے کی کوشش کرو۔ نماز نعمتوں کی جان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فیض اسی نماز کے ذریعہ سے آتے ہیں سو اس کو سنوار کر ادا کرو تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کے وارث بنو۔

یہ بھی یاد رکھو ہمارا طریق نرمی ہے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اپنے مخالفوں کے مقابل پر نرمی سے کام لیا کرے تمہاری آواز تمہارے مقابل کی آواز سے بلند نہ ہو۔ اپنی آواز اور لہجہ کو ایسا بناؤ کہ کسی دل کو تمہاری آواز سے صدمہ نہ ہو۔ ہم قتل اور جہاد کے واسطے نہیں آئے بلکہ ہم تو مقتولوں اور مُردہ دلوں کو زندہ کرنے اور اُن میں زندگی کی رُوح پھونکنے کو آئے ہیں۔ تلوار سے ہمارا کاروبار نہیں نہ یہ ہماری ترقی کا ذریعہ ہے ہمارا مقصد نرمی سے ہے اور نرمی سے اپنے مقاصد کی تبلیغ ہے۔ غلام کو وہی کرنا چاہیئے جو اس کا آقا اس کو حکم کرے۔ جب خدا نے ہمیں نرمی کی تعلیم دی ہے تو ہم کیوں سختی کریں۔ ثواب تو فرمانبرداری میں ہوتا ہے اور دین تو سچی اطاعت کا نام ہے نہ یہ کہ اپنے نفس اور ہوا و ہوس کی تابعداری سے جوش دکھاویں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۵، ۱۲۶)

اخبار احمدیہ

• جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پچھلے دنوں پیچش، بخار اور خون کے دباؤ میں کمی کی وجہ سے ناساز رہی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

• ربوہ — ۱۸ تبوک بروز جمعۃ المبارک مسجد مبارک میں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی رُو سے امتِ محمدیہ میں خلافت کے آسمانی نظام کے قیام کے وعدہ اور خلافتِ راشدہ کی شکل میں پہلی بار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اور دوسری بار آخری زمانہ میں آنحضورؐ ہی کے جلیل القدر فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد اس قرآنی وعدہ کے پورا ہونے پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور پھر یہ واضح فرما کر کہ قدرتِ ثانیہ جو خلافت ہی کا دوسرا نام ہے کا وعدہ ایک دائمی وعدہ ہے، آپ نے نظامِ خلافت کی عظیم الشان برکات بیان کیں نیز احباب کو اس نعمت کی قدر کرنے اور اس ضمن میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو کماحقہٗ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس ضمن میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دلی محبت و اخلاص کا تعلق استوار رکھنے اور حضور کی ہر آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے غلبۂ اسلام کے لئے جانی و مالی قربانیاں پیش کرنے اور عاجزانہ دعاؤں سے کام لینے کی پُرزور تلقین فرمائی۔

اعتذار

۱۸ تبوک (ستمبر) کو پریس کی مشینری اچانک خراب ہو جانے کی وجہ سے ۱۹ تبوک (ستمبر) کا الفضل شائع نہ ہو سکا تھا۔ ادارہ اس ناگہانی اور غیر متوقع ناغہ پر قارئینِ کرام سے معذرت خواہ ہے۔ آئندہ دو پرچوں میں چار چار صفحات بڑھا کر ایک حد تک اس کی تلافی کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ چنانچہ آج کا پرچہ آٹھ کی بجائے بارہ صفحات پر مشتمل ہے۔

(منیجر الفضل)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ تبوک ۱۳۴۹ ہش

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک

اور

اس کے دو خاص پہلو

(۲)

گزشتہ شمارہ میں ہم نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی انتہائی بابرکت تحریک کے ایک خاص پہلو پر روشنی ڈالی تھی۔ وہ خاص پہلو یہ ہے کہ اب جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے تصرفِ خاص کے ماتحت اس خواہش کا اظہار فرما چکے ہیں کہ :-

"کیا ہی اچھا ہو کہ جس طرح خلافتِ احمدیہ پر اس وقت تک ۶۲ سال گزر چکے ہیں اسی طرح نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں (اندرون و بیرونِ پاکستان) کی مالی قربانیاں باسٹھ لاکھ تک پہنچ جائیں"

ہمارا یہ اوّلین فرض ہے کہ ہم خلافت کی عظیم الشان نعمت کی صحیح قدر اور اللہ تعالیٰ کے اس احسانِ بے پایاں پر شکر کے عملی اظہار کے طور پر اپنی قربانی کے معیار کو بلند سے بلند تر کر کے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں اپنے وعدوں کو بہرطور ۶۲ لاکھ تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اس ضمن میں ہم نے احباب کو قربانی و ایثار اور خدمت و فدائیت کی درخشندہ تر و تابندہ تر مثالیں قائم کرنے کے سلسلہ میں بعض معین خطوط پر کام کرنے اور اس طرح عنداللہ فائز المرام ہونے کی طرف توجہ دلائی تھی۔

اسی تسلسل میں آج ہم نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی آسمانی تحریک کے ایک اور خاص پہلو پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطبات میں اس خاص پہلو کو بھی خاص تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ یہ خاص پہلو اپنی ذات میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اس کو ہر آن پیشِ نظر رکھنے اور اس کے عملی تقاضوں کو پورا کئے بغیر ہم میں سے ہر فرد قربانیوں میں آگے ہی آگے قدم بڑھانے کے باوجود اپنی ذاتی حیثیت میں حقیقی فلاح سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔ وہ انتہائی اہم پہلو یہ ہے کہ ہم جہاں ایک طرف اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور قربانی کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں وہاں ساتھ کے ساتھ کمال عاجزی اور تضرع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرتے رہیں کہ وہ ہماری ان حقیر قربانیوں کو قبول فرمالے۔ اس انتہائی بابرکت تحریک کے اس خاص اور نہایت درجہ اہم پہلو کی طرف احبابِ جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں :-

"مجھے یہ خوف نہیں ہے کہ یہ رقم (نصرت جہاں ریزرو فنڈ کیلئے مطلوبہ رقم) آئے گی یا نہیں، یا آئے گی تو کیسے آئے گی، یہ مجھے یقین ہے کہ ضرور آئے گی۔ اور نہ یہ خوف ہے کہ کام کرنے کے لئے آدمی ملیں گے یا نہیں ملیں گے۔ یہ ضرور ملیں گے کیونکہ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ کام کرو۔ خدا کہتا ہے تو یہ اسی کا کام ہے۔ لیکن جس چیز کی مجھے فکر ہے اور آپ کو بھی فکر کرنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ محض خدا کے حضور قربانی دے دینا کسی کام نہیں آتا جب تک اللہ تعالیٰ اس قربانی کو قبول نہ کرے۔ لاکھوں لاکھ قربانیاں حضرت آدمؑ کے زمانہ سے اس وقت تک رد کی گئیں جن کا ذکر مختلف احادیثِ نبویؐ میں موجود ہے۔ اس لئے دعائیں کرو اور کرتے رہو کہ اے خدا! ہم تیرے عاجز بندے تیرے حضور یہ حقیر قربانیاں پیش کر رہے ہیں تو اپنے فضل اور رحم سے ان قربانیوں کو قبول فرما اور تو انہیں اپنی رضا کی جنت میں داخل فرما۔ سعیٔ مشکور ہو ہماری، وہ سعی نہ ہو جو ہمارے منہ پر مار دی جائے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۳ جون ۱۹۷۰ء مطبوعہ الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۷۰ء)

یہ اتنا اہم پہلو ہے کہ اگر مالی قربانیاں پیش کرنے کے جوش میں خدانخواستہ یہ پہلو نظر انداز ہو جائے تو اجر و ثواب کے نقطۂ نگاہ سے ہماری قربانیوں ہی کے اکارت جانے کا اندیشہ ہے کیونکہ محض قربانیاں پیش کر کے یہ سمجھنا کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا اور یہ کہ خدا انہیں قبول کرنے پر مجبور ہے خود اپنے ہاتھ سے اپنی قربانی کو ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ اسی لئے حضور ایدہ اللہ نے جہاں بڑھ چڑھ کر خدا کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے کی تحریک فرمائی ہے وہاں ساتھ ہی عاجزانہ راہیں اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے اور مسلسل کرتے رہنے پر خاص زور دیا ہے تاکہ خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں اس کی جناب میں یہ قربانیاں مقبول ٹھہریں۔ حقیقی کامیابی جو فلاح پر منتج ہوتی اور انسان کو فائز المرام کرتی ہے تدبیر اور دعا کے اتحاد کے نتیجہ میں ہی حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب و ملفوظات میں واضح فرمایا ہے کہ اگر انسان دعا سے کام نہیں لیتا اور محض تدبیر کو کافی سمجھتا اور اسی پر بھروسہ کرتا ہے تو یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے۔ اسی لئے حضور علیہ السلام نے مغربی اقوام کو ایک عاجز انسان کو خدا بنانے کی وجہ سے ہی مشرک نہیں ٹھہرایا ہے بلکہ اسباب پرستی کی بناء پر بھی ان کے شرک میں ملوث ہونے پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

الغرض ہمارے لئے یہ امر ازبس ضروری ہے کہ ہم نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی آسمانی تحریک میں دلی جذبہ و جوش کے ساتھ حصہ لیں اور اپنی اپنی مالی استطاعت کے مطابق اس قدر بشاشت اور فراخ حوصلگی کے ساتھ اپنی قربانی کے معیار کو بڑھاتے چلے جائیں کہ بہت جلد اس فنڈ میں وعدوں کی مقدار ۶۲ لاکھ تک جا پہنچے۔ پھر ساتھ ہی یہ بھی ضروری اور ازبس ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکے رہیں اور اس سے یہ دعا کرتے رہیں کہ اے خدا ہم نے تیری ہی دی ہوئی توفیق سے یہ قربانی تیرے حضور میں پیش کی ہے ہر چند کہ ہماری بے بضاعتی کی وجہ سے یہ ایک حقیر قربانی ہے لیکن تو محض اپنے فضل سے اسے قبول فرمالے اور ہمیں اپنی رضا کی جنت میں داخل فرما۔ آمین اللھم آمین۔

جماعتِ احمدیہ کا ۷۹ واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا ۷۹ واں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۰ء) بروز ہفتہ۔ اتوار اور سوموار ربوہ میں منعقد ہوگا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

آخری قسط

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر مغربی افریقہ کی مختصر کوائف

اس بابرکت اور تاریخی سفر کا آخری مرحلہ، اجتماعی دعا کے ساتھ سیرالیون سے ہالینڈ کو روانگی

ہالینڈ میں حضور کا پُرتپاک خیر مقدم اور اہم دینی مصروفیات

(از محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر مغربی افریقہ کی رپورٹیں قبل ازیں قسط وار احباب ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ حضور کے اس بابرکت اور تاریخی سفر کی آخری رپورٹ محررہ ۱۴ مئی ۱۹۷۰ء درج ذیل کی جاتی ہے۔

فری ٹاؤن - سیرالیون
۱۴-۵-۴۹/۷۰

الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ کہ آج یعنی ۱۴ مئی کو مغربی افریقہ کا تاریخی دورہ ختم ہونے والا ہے۔ افریقہ بالخصوص مغربی افریقہ میں احمدیت اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت ایک ایسے موڑ پر پہنچ چکی ہے جس کے بعد انشاء اللہ دنیا کی ظاہر بین آنکھ بھی دین اسلام کے غلبے کو جلد دیکھ لے گی۔ اس لئے ضروری تھا کہ وقت کے بدلے ہوئے تقاضوں اور عنقریب درپیش آنے والی روحانی مہمات کے پیش نظر حضرت مہدی علیہ السلام کا جانشین اور خلیفہ اور وقت کا امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس ان وسیع اور مہیب جغرافیائی جنگلوں لیکن خوبصورت روحانی سبزہ زاروں میں خود تشریف لے جاتا اور حالات کا بچشم خود جائزہ لیکر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بصیرت اور ہدایت کی روشنی میں آئندہ کے لئے لائحہ عمل مرتب فرماتا۔ الحمد للہ کہ ہمارے آقا اور امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ سفر کی صعوبت اور موسم کی شدت کے باوجود حضور اپنے محبوب جاں نثاروں اور وفا شعاروں سے ملاقات فرما سکیں۔ اور حضور کے غلام اپنے آقا کے دیدار سے فراق کی اس آگ کو جو پچاس سال سے ان کے سینوں میں بھڑک رہی تھی چند دن کے لئے بجھا سکیں۔

اس سفر روحانی کے وسیع تر نتائج تو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں لیکن یہ ایک امر واقعہ ہے اور حاسد کی کج بین آنکھ بھی اس سے انکار نہیں کر سکتی کہ حضور کا افریقہ میں آنا ایک انقلاب عظیم کا آنا ہے۔ جس سے روحوں میں ایک ہلچل پیدا ہوتی ہے اور ذہنوں میں ایک حسین اور صحت مند تجسس اور بیداری جماعتوں میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑ گئی ہے۔ اور مرد، عورت، بچے، بوڑھے ایک نئے عزم، نئے یقین اور نئے اعتماد کے ساتھ اپنے پیارے امام کی قیادت میں ان روحانی اور آسمانی مقاصد کے حصول کے لئے سربکف کھڑے ہیں جن کی خاطر اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت امام المہدی علیہ السلام کو اس پُرآشوب دور میں مبعوث فرمایا اور حضور کے بعد خلفائے راشدین مہدیین کا سلسلہ قائم کر کے اس بات کا یقین دلایا اور ضمانت دی کہ یہ آسمان کا منصوبہ ہے زمین پر اس کی تکمیل اور تشکیل ہو کر رہے گی۔ زمین اسے رد نہیں کر سکے گی اور اسلام پورے حسن اور رعنائی کے ساتھ غالب آ کر رہے گا۔ لیکن جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے دوران بار بار فرما چکے ہیں اسلام کی یہ حکومت دلوں پر قائم کی جائے گی اور یہ غلبہ روحانی غلبہ ہوگا۔ اس سے ظاہری تفوق اور غلبہ نہ مقصود ہے نہ مراد۔ سیدنا حضرت امام المہدی علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوان یار

اور وہ دن انشاء اللہ دور نہیں جب دلوں پر اسلام کی حکومت ہوگی اور دلوں پر اسلام کے نور سے منور ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

مغرب یا یورپ سے خدا تعالیٰ اسلام کا سورج کب طلوع ہو لیکن مغربی افریقہ کے افق پر صبح صادق کی روشنی کا اجالا ہو چکا ہے۔ یہ اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی۔ اب ظاہری لحاظ سے بھی احمدیت کے آفاقی اور عالمی خدوخال واضح اور نمایاں ہو چکے ہیں۔ اللہ بدلتے ہوئے حالات میں اور بھی ضروری ہے کہ۔۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کے ارشاد کی روشنی میں ہم خلافت حقہ راشدہ کی برکات کا صحیح شعور اپنے دلوں میں اور اپنی نسلوں کے دلوں میں پیدا کریں اور حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ تا اسلام اور احمدیت کی فتح مبین کا سورج جب طلوع ہو تو ہمیں بھی اس کی روشنی سے حصہ ملے اور خدانخواستہ ہم اندھیروں میں بھٹکتے نہ رہ جائیں۔

قافلے کے اراکین نے یہ روحانی تجربہ تو روزانہ کیا ہے اور ایک ایک دن میں کئی کئی بار کیا ہے کہ خلافت راشدہ کس طرح دلوں کو پاک کرتی اور روحوں کو تسکین بخشتی ہے اور کس طرح روحانی پیاسے اس آسمانی چشمے کی طرف خود بخود کھنچے چلے آتے ہیں۔ اور جو کام ہزاروں لاکھوں مل کر بھی نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ خلیفہ کے ایک لفظ میں ایسی برکت رکھ دیتا ہے جس سے ساری مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں اور ناممکن ممکن ہو جاتا ہے۔ دوستوں نے بار بار اس نامہ نگار سے جگہ جگہ یہ کہا کہ حضور کی تشریف آوری سے ایک خاص بیداری اور ولولہ دلوں میں پیدا ہوا ہے۔ اب اسے سنبھالنا اور اس سے فائدہ اٹھانا جماعت کا کام ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے متعدد بار فرمایا کہ جماعت کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ وقت کے تقاضوں کی روشنی میں اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس دورے میں جس قدر محنت شاقہ سے کام لیا اس میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا بھی شامل رہیں۔ مستورات سے ملنا، ان کے حالات دریافت کرنا، ان سے ہمدردی اور پیار کا سلوک اپنی جگہ ایک الگ داستان ہے۔ اتنی گرمی اور حبس میں جہاں بھی حضور تشریف لے گئے حضرت بیگم صاحبہ سلمہا بھی ہمراہ گئیں۔ ہزارہا مستورات اور بچوں سے ملاقات فرمائی۔ مادرانہ محبت اور شفقت سے انکی خوشیوں اور غموں میں شرکت فرمائی۔ بیماروں کی مزاج پرسی فرمائی اور احمدی خواتین سے فرداً فرداً مل کر ان کی دلجوئی کی اور ان کے لئے اپنی دعائیں وقف فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اس جوڑے کو صحت اور مسرت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ان کا بابرکت اور مقدس سایہ ہمارے لئے اور سارے بنی نوع انسان کے لئے لمبا کر دے۔

فری ٹاؤن

دعا کے بعد حضور ۱۲ بجے صبح ساڑھے نو بجے ایرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل تمام سرکاری پہرہ داروں اور نوکروں کو انعام عطا فرمایا۔ مسز کمارا کو تحفہ دیا۔ مسٹر کانٹے Conteh مسٹر ممو Mamoh، مسٹر حسنا توری Hasna Touray اور مسٹر ابراہیم کانٹے کھانا پکانے اور تقسیم کرنے کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اسی طرح مسٹر علی کالی Hassan Kali حسن Turey توری۔ کانٹے Conteh نے مختلف کاروں کے ڈرائیور کی حیثیت سے خدمت سرانجام دی۔ سب کی حضور نے دلداری فرمائی۔

روانگی کے وقت مقامی عہدہ داران و مخلصین جماعت۔ فری ٹاؤن بمباجے بو، اور جورو کے سیکنڈری سکولوں کے اساتذہ اور معززین شہر حاضر تھے۔ حضور مع قافلہ و احباب Tenny یعنی کشتی کے ذریعہ سمندر پار کر کے پونے گیارہ بجے (صبح) ایرپورٹ پر پہنچے تو پتہ چلا کہ ایک قیمتی کا غذات کا بکس (Brief case) سامان میں سے غائب ہے۔ جس کی تلاش کے باوجود نہ ملا تو "لاج" یعنی حضور کی سرکاری قیام گاہ پر فون کیا گیا۔ معلوم ہوا کہ Brief case

وہیں رہ گیا تھا۔ اس اثنا میں مسز کمارا کو پتہ چل چکا تھا اور وہ اسے لیکر قافلے کے پیچھے پیچھے فوری طور پر بذریعہ ٹیکسی پہلے ہی روانہ ہو چکی تھیں۔ چنانچہ جلد ہی مسز کمارا کی دیانتداری اور مستعدی کے باعث بریف کیس مل گیا اور پریشانی دور ہوئی۔ الحمد للہ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک معمر حبشی خاتون نے اپنے ہاتھ سے گھاس کی ایک ٹوکری بنا کر اپنی بچی کے ہاتھ بطور تحفے کے بھجوائی تھی۔ یہ ٹوکری انہوں نے اس امید پر بنائی تھی کہ خود حضور کی خدمت میں پیش کریں گی۔ لیکن ضعیفی اور بیماری کی وجہ سے خود حاضر نہ ہو سکیں۔ اور یہ تحفہ جو بظاہر حقیر لیکن در اصل اخلاص اور محبت کی منہ بولتی تصویر تھا اپنی بیٹی کے ذریعہ بھجوایا۔ جسے حضور نے بہت خوشی اور مسرت کے ساتھ قبول فرمایا۔ یہ ایک عام ٹوکری تھی جسے ہم کو تاہ بیں ایک عام ٹوکری ہی سمجھا کئے۔ ایر پورٹ پر حضور نے تاکید فرمائی کہ یہ ٹوکری سامان کے ساتھ جائیگی لیکن غلط فہمی سے پیغام کی شکل یہ بن گئی کہ ٹوکری ساتھ نہیں جائے گی اور مکرم مستری فضل دین صاحب کو دیدی جائے۔ چنانچہ ٹوکری مکرم مستری صاحب کو دیدی گئی۔

ایر پورٹ کے اندر اور باہر اور وی۔ آئی۔ پی انتظار گاہ میں جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا تشریف فرما تھے احباب اور بہنیں پروانہ وار جمع تھے۔ دل غمگین تھے اور آنکھیں نمناک لیکن روحیں تشکر کے جذبات سے لبریز کہ حضرت امام المہدی علیہ السلام کے تیسرے جانشین (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کا دیدار نصیب ہوا۔ سبھی زیر لب محو دعا تھے کہ خدا تعالیٰ یہ دن بار بار لائے۔ اور حضور ہر سال بلکہ سال میں کئی کئی بار تشنہ روحوں کو شربت وصل دبقا پلانے کے لئے اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرزمین افریقہ کے رہنے والوں کو شاد کام فرمایا کریں۔ آمین۔ جہاں چہروں پر ایک گونہ اطمینان اور تسلی کے آثار تھے وہاں اداسی بھی چھپائے نہ چھپتی تھی۔ خصوصاً محترم مولانا محمد صدیق صاحب فاضل امیر سیرالیون و مشنری انچارج اور ان کے ساتھی مشنری صاحبان مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب خالد مکرم مولوی منصور احمد صاحب اور مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح بہت کھوئے کھوئے سے اور اداس تھے۔

یہی حال تمام اساتذہ کرام کا تھا۔ اور مقامی احباب اور عہدہ داران جماعت تو ان گھڑیوں کو غنیمت جان کر دل و جان سے محو نظارہ تھے اور ہمہ تن گوش حضور کے ایک ایک ارشاد کو حرز جان بنا کر روح کی گہرائیوں میں محفوظ کر رہے تھے۔ جذبات کی یہ کیفیت تھی کہ رخصت کا لفظ زبان پر لانے کی تاب نہ تھی حتیٰ کہ مجھ جیسے حقیر نے بھی اگر کسی دوست یا عزیز سے رخصت چاہی تو وہ بے اختیار ہو کر لپٹ گیا۔ اور بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگا۔

روانگی سے قبل حضور نے ایر پورٹ کے اندر آئے ہوئے احباب سے فرداً فرداً مصافحہ فرمایا اور ہاتھ اٹھا کر لمبی پرسوز دعا فرمائی اور اللہ کا نام لیکر اپنے روحانی بیٹوں اور بیٹیوں کو الوداع کہا۔ اس وقت بارہ بجے کا عمل تھا۔ اس کے پانچ منٹ بعد جہاز سرزمین افریقہ سے ساڑھے بارہ بجے روانہ ہوا۔ تو حضور نے بے تابانہ جہاز کی کھڑکی میں سے تمام احباب کو ہاتھ ہلا ہلا کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہہ کر الوداع کہا۔

سفر تمام ہوا اور روح باقی ہے
سفینہ چاہیئے اس بحر بے کراں کے لئے

جہاز ساڑھے بارہ بعد دوپہر روانہ ہوا۔ راستے میں لاس پلماس Las Palmas کی ایر پورٹ پر اترا۔ لاس پلماس ایک صحت افزا مقام ہے اور سپین کا ایک جزیرہ ہے یہاں جب ایر پورٹ پر حضور تشریف لے گئے تو حضور کو پتہ چلا کہ ٹوکری ساتھ نہیں لائی گئی۔ اس پر حضور نے بہت ناراضگی اور سخت تکلیف کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ قیمتی تحفے صرف وہی ہوتے ہیں جن کی قیمت سکوں میں زیادہ ہو۔ میں تو اس محبت اور اخلاص کو دیکھتا ہوں جس سے ایک بوڑھی احمدی خاتون نے یہ تحفہ پیش کیا۔ فرمایا کہ وہ ٹوکری فوراً واپس منگوائی جائے۔ اس کے بعد بھی جب بھی حضور کو یاد آجاتا حضور افسوس کا اظہار فرماتے۔

نو بجے شام جہاز خیریت سے ایمسٹرڈم کی ایر پورٹ پر اترا ایر پورٹ پر محترم عبدالحکیم اکمل صاحب مشنری انچارج ہالینڈ کے علاوہ مخلصین جماعت بھی حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ محترم امام مشتاق احمد باجوہ مشنری سوئٹزرلینڈ اور محترم امام مسعود احمد جہلمی مشنری انچارج جرمنی اور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر عالمی عدالت انصاف، محترم محمود ربانی صاحب کونسلر کویت بھی حاضر تھے۔

ایر پورٹ سے حضور سیدھے مشن ہاؤس تشریف لے گئے۔ جہاں حضور نے ایک رات کے لئے قیام فرمایا۔ برادرم سلیم صاحب بھی مشن ہاؤس ہی میں ٹھہرے۔ برادرم مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ اور عاجز راقم محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ہاں ٹھہرے۔

اگلی صبح یعنی ۱۵ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل میں تشریف لے گئے۔ جہاں حضرت میاں مبارک احمد صاحب پہلے سے مقیم تھے۔

برادرم مکرم سلیم باجوہ صاحب اور اخویم امام مسعود احمد صاحب جہلمی بھی ہوٹل ہی میں ٹھہرے۔

خطبہ جمعہ ۱۵ (مسجد مبارک ہیگ)

خطبہ جمعہ جو پونے دو بجے شروع ہوا حضور نے انگریزی اور اردو میں ارشاد فرمایا اس کا ملخص درج ذیل ہے۔

فرمایا۔ ایک مہینے سے زائد لمبے سفر کے بعد میں بہت تھک چکا ہوں۔ اسلئے لمبا خطبہ نہیں دوں گا۔ البتہ ایک اہم معاملے کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ میں مغربی افریقہ کے چھ ممالک یعنی نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون میں گیا۔ آئیوری کوسٹ میں فرانسیسی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ لائبیریا میں امریکن قسم کی انگریزی بولی جاتی ہے۔ ہر ملک کے حالات مختلف ہیں۔ خصائل الگ الگ ہیں۔ ان کے طور طریقے مختلف ہیں۔ انگریزی زبان کے لہجے مختلف ہیں لیکن ان سب میں ایک بات مشترک ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ سب انسان ہیں۔ اسلئے میں نے ان سب کو مساوات کا پیغام دیا۔ یہ وہی پیغام ہے جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا۔ یعنی جب فرمایا کہ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔ پس اسلام یہ بنیادی اصول سکھاتا ہے کہ جب سید الانبیاء، نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان میں شامل تھے۔ جب آپؐ سے جو خیر انبیاء ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ علیہم السلام سب انسان تھے تو باقی انسان بھی انسان ہیں۔ اب وقت ہے کہ دنیا اس سبق کو یاد کرلے کہ کسی انسان کو انسانیت کے حقوق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ اگر تمام انسان اللہ تعالیٰ کی نظر میں انسان ہیں تو انسان کی نظر میں بھی انہیں انسان تسلیم کیا جانا چاہیئے۔ دنیا کے مسائل اس اصل کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ انسان نے ہائیڈروجن اور ایٹم بموں سے تباہ کرنا تو سیکھ لیا لیکن پیار کرنا نہ سیکھا۔ نفرت تو کی لیکن محبت کرنے سے قاصر رہا۔ فرمایا میں نے اہل افریقہ کو بتایا کہ صدہا سال قبل آپ کے پاس ایک آواز پہنچی۔ جو بظاہر محبت اور امن کی آواز تھی۔ لیکن اس آواز کے جلو میں اور آوازیں بھی تھیں جو یہ کہہ رہی تھیں کہ ہم ناجائز منافع حاصل کرنے (exploit) آئے ہیں اسلئے یہ بظاہر امن لیکن بباطن ناجائز منفعت کی آواز کامیاب نہ ہو سکی۔ یہ آواز اسلئے کامیاب نہ ہو سکی کیونکہ اس سے ایک عظیم تر پیغام اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے آچکا تھا۔ جب آپؐ نے اعلان فرمایا کہ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ تو یہ محض نظریہ نہ تھا۔ آپؐ نے عملاً بھی اسے ثابت کر دکھایا۔ فرمایا سرداران مکہ یا افریقن محاورے میں مکے کے پیرامونٹ چیفس کا ایک غلام تھا۔ اسے آسمانی نور ملا اور اس نے اسے قبول کر لیا۔ اسے سخت اذیتیں دی گئیں۔ پیرامونٹ چیفس نے آپ پر دردناک مظالم ڈھانے شروع کر دیئے۔ ایک مسلمان بھائی نے آپ کو خرید کر آزاد کر دیا۔ اس کے بعد حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کی نظروں میں آپؐ امی تھے سکالر نہیں تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت کے خزانوں سے دل مالا مال تھا اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے آپ کو چنا اور خود آپ کا استاد بن گیا۔ خود آپ کا پروفیسر بن گیا اور اسطرح اللہ تعالیٰ کی یونیورسٹی میں آپ کو تعلیم دی گئی۔ منجملہ معجزات ایک معجزہ آپ کو قرآن کا دیا گیا جس سے کئی معجزے پیدا ہوئے۔ فتح مکہ بھی ایک معجزہ تھا۔ چھ ماہ پہلے کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ مکہ فتح ہو جائے گا۔ جب مکہ فتح ہو گیا تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

صدقہ و خیرات سے بلائیں ٹل جاتی ہیں! (ناظر بیت المال آمد)

نے ایک جھنڈا بنایا جس کا نام لوائے بلال رضی اللہ تعالیٰ رکھا اور سرداران مکہ سے فرمایا کہ اگر جان کی امان چاہتے ہو تو اسی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جھنڈے تلے آجاؤ۔ جسے تم حقارت سے دیکھا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ثابت فرمایا۔ کہ پیرا ماؤنٹ چیفس اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں کوئی فرق نہیں وہ نام نہاد غلام غلام نہیں۔ بلکہ انسانیت کی بلند کرسی پر متمکن ہے۔ فرمایا میں نے یہی پیغام اہل افریقہ تک پہنچایا۔ یہ پیغام امن۔ محبت۔ ہمدردی اور مساوات انسانی کا پیغام ہے۔ فرمایا میں نے جو کچھ دیکھا اور سنا۔ اس سے ہمارے کندھوں پر ایک عظیم ذمہ داری آن پڑی ہے ہمیں یہ ثابت کرنا ہے اور عملاً بتانا ہے۔ کہ واقعی ہم انسانی مساوات پر یقین رکھتے ہیں۔ ہمیں اپنے اعمال اور افعال کے ذریعے یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم جو کہتے ہیں وہ کرتے بھی ہیں۔ میں نے یہ پیغام ان مظلوم قوموں تک پہنچا دیا ہے۔ اس سے ہماری ذمہ داری بہت بڑھ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اگر ہم یہ ذمہ داری ادا کر دیں تو اسلام کے غلبے کا دن بہت قریب آجائے گا۔ اور پندرہ سے بائیس سال کے عرصے میں اسلام کے حق میں ایک عظیم انقلاب رونما ہوگا اور اگر یہ مظلوم افریقن اپنا فرض ادا کر دیں۔ اور ہم اپنا فرض ادا کرنے سے قاصر رہیں۔ تو دنیا کے رہبر وہ ہونگے اللہ تعالیٰ کی رحمت پر کسی کی اجارہ داری نہیں۔ محض مسلمان کے گھر پیدا ہونا کوئی چنداں فائدے کی بات نہیں اللہ تعالیٰ ہم سب سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریاں پہچانیں اور ان کی ادائیگی کی کوشش کریں۔

فرمایا: اب جبکہ میں ان علاقوں سے ہو کر آیا ہوں تو مجھے ان کی نہیں آپ کی فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں امید کا چاند روشن ہوا ہے اور وہاں کے رہنے والوں نے اپنے افق پر اسے طلوع ہوتے ہوئے دیکھ لیا ہے۔ لیکن یہ ابھی پہلی رات کا چاند ہے اور ایک کمان کی طرح ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام نے بدر ہونے کا دعوےٰ فرمایا ہے۔ اسلئے ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ یہ پہلی کا چاند جلد تر چودھویں کا چاند بن کر ارض افریقہ کے در و دیوار کو منور کر دے۔ بیشک ہم یورپ میں بھی تبلیغ کر رہے ہیں۔ لیکن یہ لوگ اپنے تن کے دھندوں میں منہمک ہیں اور الحاد اور مادیت کی عینک چڑھائے اپنی اخلاقی اور روحانی ذمہ داریاں ادا کرنے سے ہچکچا رہے ہیں۔ میری دعا ہے۔ کہ یہ بھی اپنے خالق کو پہچان لیں اور اس تباہی سے اپنے آپ کو بچالیں۔ جس کی طرف وہ اپنے اعمال کی وجہ سے کھچے چلے جا رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اب نہ کوئی عجمی ہے۔ نہ عربی۔ سب یکساں ہیں۔ آیئے ہم ان تمام قوموں کے دل جیت لیں۔ اگر ہم کوشش بھی کریں اور دعا بھی کرتے رہیں تو انشاء اللہ ہم ضرور کامیاب ہوں گے وہ لوگ اسلام کے اس نور کو قبول کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ جس کو حضرت امام المہدی علیہ السلام دوبارہ دنیا میں لائے۔

فرمایا۔ میں نے کچھ منصوبے تیار کئے ہیں۔ جن کے ماتحت افریقہ میں درجنوں نئے سکول اور ہسپتال وغیرہ کھولے جائیں گے ایک لاکھ پونڈ کی ایک سکیم اور ہے۔ اگرچہ یہاں (یورپ) کے لحاظ سے یہ رقم کچھ بھی نہیں۔ لیکن مجھے اللہ تعالیٰ پر یقین اور بھروسا ہے۔ کہ وہ ضرور میری مدد فرمائے گا اگر ہم مالی قربانی دیں اور رضا کارانہ طور پر خدمت بھی کریں اور ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے رہیں تو شاید جلد ہی بلکہ ممکن ہے کہ دس سال کے اندر اندر ہی وہاں کی غالب اکثریت کے دل جیت لیں۔ وہ اس انعام کے مستحق ہیں اور یہ ذمہ داری ہماری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری ذمہ داریاں پہچاننے کی توفیق دے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ دو بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوا۔ حضور نے عصر کی نماز بعد جمعہ کے بعد پڑھائی۔ اس کے بعد تمام احباب سے مصافحہ فرمایا۔ حاضرین میں امام عبدالحکیم اکمل صاحب اور مولانا صلاح الدین صاحب کے علاوہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مکرم عبدالعزیز چن بخش صاحب۔ محترم نادی ربجان پیلک پراسی کیوٹر انڈونیشیا مسٹر امیر باؤ نزمہ Amir Bonmenzma ہمارے ڈچ بھائی جو بیلجیم سے آئے۔ عبدالعزیز فاخن Abdul Azeez Fakhagam جن کے والد احمدی نہیں ہیں۔ دو سو کیلو میٹر سے آئے W.A. Schemer ساف نیر (جرمن) مسٹر صادق ہمارے ڈچ احمدی بھائی جن کی بیگم ابھی عیسائی ہیں۔ لیکن مسجد میں مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دیتی رہیں شامل تھے۔ انڈونیشین مسلمانوں کے امام مسٹر رولنگ خاص طور پر حضور کی خدمت میں زیارت کے لئے حاضر ہوئے اسی طرح کوپن ہاگن سے عزیز جمیل اولڈ بوائے تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور عبدالباری صاحب بھی حضور کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ اور حضور کے قیام ہالینڈ کے دوران موجود رہے۔ مشن ہاؤس میں جو مسجد کے ساتھ ملحق ہے موحد عیسائیوں کا ایک وفد جس میں مرد اور عورتیں سبھی شامل تھے۔ سلام کے لئے حاضر ہوا۔ حضور نے ان سے بہت پیار سے مختلف سوالات پوچھے۔ اور فرمایا کہ Unitarians یعنی موحد عیسائیوں کا ایک وفد نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ جب ان کی عبادت کا وقت آیا تو حضورؐ نے ان سے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ اپنے طریق کے مطابق مسجد ہی میں عبادت کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا ذکر فرماتے ہوئے تفصیل سے بتایا کہ آپ کے کفن پر جو تحقیقات ہوئی ہے۔ اس سے ثابت ہو گیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب سے اتارے جانے کے بعد زندہ تھے۔ حضور سے وفد کے قائد نے عرض کیا۔ آپ اتنی اچھی انگریزی بولتے ہیں۔ کہاں سے سیکھی ہے حضور نے فرمایا کہ میں آکسفورڈ میں پڑھتا رہا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ Reformed یعنی اصلاحی چرچ کے ممبر ہیں۔ ڈنمارک میں بھی ایک ایسی اصلاحی تحریک پیدا ہوئی وہ پوپ کی حکومت نہیں مانتے۔ ان کی مجلس عاملہ Committee of equals یعنی ہم مرتبہ لوگوں کی کمیٹی کہلاتی ہے۔ صدر کو صدر نہیں کہتے بلکہ یکے از ہم مرتبہ اصحاب کہتے ہیں کوپن ہاگن کی مسجد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ۱۹۶۷ء میں میں نے جب مسجد کا افتتاح کیا۔ تو میں نے اعلان کر دیا کہ مسجد کے دروازے ہر اس شخص پر کھلے ہیں جو خدائے واحد کی پرستش کرنا چاہتا ہو۔ اس دن سے آج تک ہزاروں غیر مسلم مسجد میں نماز ادا کر چکے ہیں جب ہم عبادت کرتے ہیں تو وہ ہمارے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ حضور نے ایک کتاب منگوائی اور بتایا کہ پوپ کا تازہ ترین موقف یہ ہے کہ اگر مسیح علیہ السلام اتنے عرصہ پر وفات نہ بھی پائی ہو تو بھی عیسائیت پر اس کا چنداں اثر نہیں پڑتا۔ وفد کے نمائندے نے عرض کی۔ کہ اسلام کے یہ عقائد تو ہمارے عقائد کے بالکل مشابہ ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ موحد عیسائی اسلام کے بہت قریب ہیں۔ فرمایا: مذہب تبدل کا معاملہ ہے۔ دل سختی سے نہیں بدلے جا سکتے۔ فرمایا انسان گھوڑا نہیں۔ انسان ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کر سکتا ہے۔ فرمایا دنیا میں ہزاروں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جن کا زندہ تعلق اللہ تعالیٰ سے قائم ہے مسکرا کر فرمایا۔ کہ چونکہ اس وفد میں مستورات کی تعداد زیادہ ہے۔ اسلئے میں ایک احمدی خاتون کی مثال دوں گا۔ چنانچہ حضور نے ایک احمدی خاتون کا ذکر فرمایا۔ جسے پاکستان اور بھارت کی جنگ کے دوران اللہ تعالیٰ نے ایک رات میں تین مرتبہ بشارت سے نوازا۔ اس سارے عرصے میں وفد کے ممبر نہایت ادب سے حضور کے ارشادات سنتے رہے۔ رخصت کے وقت حضور نے تمام مردوں سے مصافحہ فرمایا جاتے وقت وفد کے قائد نے حضور کی شخصیت اور حضور کے نورانی چہرے کی کشش کا خاص طور پر ذکر کیا۔ قرآن کریم کا ایک نسخہ مع ڈچ ترجمہ انہیں دیا گیا۔

شام کا کھانا محترم محمود دبانی صاحب کونسلر کویت کی طرف سے دیا گیا۔ کھانا عربی اور یورپین طریقوں سے پکایا گیا تھا۔ اس میں اراکین قافلہ کے علاوہ امام عبدالحکیم اکمل صاحب۔ نائب امام مولانا صلاح الدین صاحب محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور مقامی احباب نے شرکت فرمائی

۱۶ مئی ۱۹۷۰ء

ہالینڈ کے مشہور پھول Tulip جس کے مختلف رنگوں کے باغات تاریخ اور لٹریچر میں مشہور ہیں اور ایک کتاب Black Tulip یعنی سیاہ پھول بھی ہے جس میں ملک کی سماجی اور سیاسی قدریں صرف ایک پھول کے چوگرد گھومتی ہیں۔ آج حضور مع خدام ان پھولوں کے باغات کی سیر کے لئے تشریف لے گئے عاجز راقم اس تفصیل کے لئے عزیزم محترم مسعود احمد جہلمی امام جرمنی کا ممنون ہے جو انہوں نے خاکسار کی درخواست پر مہیا فرمائی۔ وہ کہتے ہیں کہ جب حضور Tulip کے ایک باغ کے قریب کھڑے ہو کر

تصویر

لینے لگے۔ تو ارد گرد کے گھروں کے بہت سے بچے جمع ہو گئے۔

ایک بچی نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو Tulips کے پھول پیش کئے۔

دوپہر کا کھانا حضور نے ایک ریسٹوران میں تناول فرمایا۔ کھانے کے بعد حضور ہالینڈ کی ایک مشہور بستی MARKEN میں تشریف لے گئے۔ یہ بستی اپنی قدیم روایات، مخصوص لباس اور پرانی طرز کی عمارات کی وجہ سے ساری دنیا میں مشہور ہے۔

دراصل یہ ایک جزیرہ نما ہے جس کا کل رقبہ ۷۵۰ ایکڑ ہے۔ کل آبادی ۱۶۰۰ نفوس پر مشتمل ہے۔ ۱۲۰۰ء میں یہ بستی مچھیروں کا مسکن تھی۔ جہاں کار اور کشتی دونوں ذریعوں سے پہنچ سکتے ہیں۔ اس جزیرے میں حضور ۳۵ پینتیس سال قبل تشریف لائے تھے۔ جب حضور آکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ان دنوں ہالینڈ کی سیر کے دوران ایک دفعہ ایک مشہور خاندان سے تعارف بھی ہوا تھا۔ حضور جب اس جگہ پہنچے تو ایک خاتون سے جو اپنے مکان کے سامنے بیٹھی تھی دریافت فرمایا کہ کیا آپ ہی وہ خاتون ہیں جس کو میں ۳۵ سال قبل ملا تھا۔ نشانی کے طور پر حضور نے بتایا کہ اس خاتون کے سات بچے تھے۔ اس پر اس نے بلا تامل جواب دیا کہ وہ میری بہن تھی۔ اس تعارف کے بعد وہ پھولی نہیں سماتی تھی۔ اس نے حضور کو اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو اپنے ہمراہ لے جا کر اپنا گھر دکھلایا۔ اس مکان کی وضع قطع اب بھی سینکڑوں سال پرانی ہے۔ بستر ایک الماری کی طرز کا ہے جس میں داخل ہونے کے لئے ایک سیڑھی پر سے اوپر جانا پڑتا ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ سلمہا کو اس نے اپنے گھر کی تمام اشیاء دکھائیں۔ ایک دیوار گیر گھڑی بھی تھی جو نپولین بوناپارٹ کے زمانے کی تھی۔ ایک الماری بارھویں صدی کی یادگار تھی۔ یہ خاتون انگریزی، جرمن، فرانسیسی زبانیں بڑی روانی سے بول لیتی تھی۔ یہ ہالینڈ کی مشہور خاتون ہے اور ریڈیو اور ٹیلیویژن پر اکثر آتی رہتی ہے۔ اسے جب علم ہوا کہ حضور اب جماعت احمدیہ کے امام اور خلیفۃ المسیح الثالث ہیں تو بے حد خوش ہوئی۔ اور درخواست کی کہ حضور دوبارہ تشریف لائیں۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ مغربی افریقہ کے لمبے اور مسلسل دورے کے بعد حضور تھک گئے تھے اور حضور کو آرام کا بالکل موقع نہیں ملا تھا۔ آج پہلا دن تھا کہ حضور تفریح کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور اپنے ہمراہیوں کے ساتھ جس طرف جاتے لوگ ہاتھ ہلا ہلا کر خوشی کا اظہار کرتے تھے۔ حضور کے ہمراہ محترم عبدالحکیم صاحب اکمل امام ہالینڈ، محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام سوئٹزرلینڈ، محترم مسعود احمد صاحب جہلمی امام جرمنی، عبدالعزیز جمن بخش صاحب آف سوری نام اور ہادی امان صاحب آف انڈونیشیا بھی تھے۔ حضور اس روز صبح گیارہ بجے تشریف لے گئے اور چھ بجے شام واپس تشریف لائے۔

یہ بات درج ہونے سے رہ گئی کہ ۱۵/۵ بروز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اور حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب و دیگر افرادِ قافلہ پیس پیلس Peace Palace قصرِ امن عالمی عدالتِ انصاف کی عمارت دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ عاجز راقم بوجوہ نہ جا سکا۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جو عالمی عدالت کے صدر ہیں چائے کی دعوت بھی قصرِ امن ہی میں دی ہوئی تھی۔ مندرجہ ذیل جج صاحبان و متعلقہ افسرانِ عدالت نے حضور کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر عالمی عدالتِ انصاف۔

جسٹس Lachs لاخ از پولینڈ۔

جسٹس onyeama اونی کاما از نائیجیریا۔

جسٹس Morozov موروف از U.S.S.R.

جسٹس Arechaga ارے کاگا آف urugnary

رجسٹرار ڈاکٹر ایقوارون Dr. Aquarone

ڈپٹی رجسٹرار مسٹر ٹائیٹ Mr. Tait

پرائیویٹ سیکرٹری مسز فال برخت Mrs. Vollbracht

جو حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں حاضر رہیں۔

۱۶/۵ کی شب حضور کی دعوت ایک سفارت خانے کی طرف سے تھی جس پر حضور مع اراکین قافلہ تشریف لے گئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ حضور کا محبت بھرا سلام تمام احباب اور بہنوں کو پہنچا دیں۔

احادیث الرسول

عن الزھری سمع محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحی بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی عقبی وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم ص۸۲ ج۲ مصری)

حضرت جبیر بن مطعم روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد ہوں میں احمد ہوں۔ میں مٹانے والا ہوں میرے ذریعہ کفر کا قلع قمع ہوگا۔ میں حاشر ہوں۔ میری پیروی میں لوگوں کا حشر ہوگا۔ اور میں آخر میں آنے والا ہوں میرے بعد کوئی مستقل نبی نہیں ہوگا۔

(۲)

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدًا وطھورًا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون۔

(مسلم کتاب المساجد ص۱۹۴ ج۱)

روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوسرے انبیاء پر مجھے چھ باتوں میں فضیلت حاصل ہے۔ حقائق معارف کے جامع کلمات مجھے دئے گئے رعب سے میری مدد کی گئی۔ میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں۔ میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاک صاف قرار دی گئی۔ اور مجھے تمام مخلوقات کی طرف بھیجا گیا اور مجھے نبیوں کا خاتم بنایا گیا۔

(۳)

عن جابرٍ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مثلی ومثلکم کمثل رجلٍ اوقد نارًا، فجعل الجنادب والفراش یقعن فیھا وھو یذبھن عنھا وانا اخذ بحجزکم عن النار وانتم تفلتون من یدی۔

(مسلم کتاب الفضائل باب شفقتہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امتہ ص۵۹ ج۲)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے آگ جلائی تو بھنورے اور پروانے اس میں گرنے لگے وہ آدمی ان پروانوں کو اس آگ سے ہٹانے لگ گیا تاکہ وہ آگ میں نہ جل مریں۔ ایسا ہی دوزخ کی آگ سے بچانے کے لئے میں تم کو پیچھے سے پکڑتا ہوں اور تم میرے ہاتھوں سے نکل نکل جاتے ہو۔

ضروری اطلاع

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ موسمی تعطیلات کے بعد مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو صبح ۸ بجے کھلے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ بورڈرز کو چاہیئے کہ وہ ۴ اکتوبر کی شام کو ہوسٹل میں پہنچ جائیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

۲۰ ستمبر — تاریخِ ربوہ کا یادگار دن

(از مکرم چوہدری عبد السلام صاحب اختر ایم۔اے)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان بابرکت لمحات کو ۲۲ سال پورے ہو گئے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق پا کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک بے آب و گیاہ زمین کو اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا مرکز بنایا تھا اور یہاں صبح سے شام تک اس تاریخی دن میں صرف دعائیں اور دعائیں ہی فضا میں طاری تھیں۔ ایک دنیا حیران تھی کہ ۴۰ مربعوں کی وہ سرزمین جسے کوئی آباد کرنا پسند نہ کرتا تھا ایک اولوالعزم انسان کے عزمِ صمیم کے تحت اس عظیم الشان جماعت کا مرکز بن رہی تھی جسے اکنافِ عالم میں اسلام کا پیغام پہنچانے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔

خاکسار ایک دو ساتھیوں کے ہمراہ یہاں شام کے وقت خیمے اور سائبان وغیرہ لے کر پہنچا اور ہم اگلے دن کے جلسہ کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۲۰ ستمبر کو ۱۱ بجے کے قریب پہنچ کر ہزاروں اصحاب کو ملاقات کا شرف بخشا اور ایک تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا۔ یہ سب واقعات تاریخِ احمدیت کے زریں اوراق کی زینت بن چکے ہیں۔

ہر سال جب یہ تاریخ نزدیک آتی ہے تو کئی ایسے چھوٹے چھوٹے واقعات ذہن میں آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جو جذبات پر اثر انداز ہوتے ہیں اور ان لمحات اور ایام کی یاد کو تازہ کر دیتے ہیں۔ خاکسار کو محترم حکیم خورشید احمد صاحب شاد مالک خورشید یونانی دواخانہ ربوہ نے بتایا کہ ان کی بس بھی لاہور سے تقریباً دو تین بجے دوپہر کو چلی تھی اور انہوں نے بھی ۱۹ ستمبر کی شام کو ہمارے ساتھ ہی ربوہ پہنچنا تھا مگر بس کے ڈرائیور نے چنیوٹ سے آگے جانے سے انکار کر دیا کیونکہ اس وقت شام کے ۵ بج چکے تھے اور بس کا ڈرائیور کہہ رہا تھا کہ آگے راستہ شام کے وقت بہت خطرناک ہوتا ہے۔ چنانچہ باوجود اصرار کے وہ آگے آنے پر رضامند نہ ہوا اور حکیم صاحب کے ہمراہ بہت سے دوستوں کو رات چنیوٹ میں گزار کر صبح ربوہ آنا پڑا۔

گزشتہ چند ایام میں ربوہ میں میٹھے پانی کی کچھ تنگی رہی ہے اور بہت سے دوستوں کو خاصی تکلیف اور دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن آپ تصور فرماویں کہ وہ ۳۰-۴۰ اصحاب جو ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء سے یہاں مسلسل رہائش رکھ رہے تھے اور ربوہ میں سوائے دُور دراز کے علاقے میں میٹھے پانی کا ایک بھی نلکا نہ تھا اور پھر یہ کیفیت چند دن نہیں۔ چند مہینے بھی نہیں بلکہ کئی سال تک جاری رہی۔ ان کے شب و روز کیسے گزرے ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کے ماتحت انہیں کیسے پرورش کیا ہوگا۔ اس کا احساس وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جو اس صبح و شام میں سے گزرے ہیں۔ آج ہم شکر گزاری کے طور پر اگر خدا تعالیٰ کے حضور لاکھ سجدے بھی کریں تو بھی حق یہ ہے کہ وہ حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اس احسان کا بدلہ جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر کیا اور کر رہا ہے کبھی بھی ادا نہیں ہو سکتا۔ ۲۰-۲۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو ہماری تعداد یہاں ۱۲۵ افراد کی تھی۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۵ ہزار ہے — کیا یہ ابراہیمی سنت کے زندہ جاوید ہونے کا ثبوت نہیں؟ کیا یہ "اِک سے ہزار ہو دیں" — کی دعا کی قبولیت کا ثبوت نہیں؟ کیا یہ اس خدا کے زندہ و جاوداں ہونے کا ثبوت نہیں جس کا دامن پکڑ کر انسان دریاؤں اور وادیوں میں اُترتا ہے؟ اور جس کا دامن پکڑ کر ہم نے اس سرزمین کو آباد کیا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا "وہ اسیروں کی دستگیری کا موجب ہوگا"۔ یہاں کی زمین کے چاروں طرف کثیر تعداد میں وحشی قبائل آباد تھے جن کا پیشہ کاشتکاری کے علاوہ چوری چکاری۔ ڈاکہ زنی۔ اور لوٹ مار تھا۔ تعلیم نام کو بھی نہیں تھی اور تہذیب کا کوئی گوشہ سلامت نہیں تھا۔ یہاں خونی کبڈی کے نام سے ایک مشہور کھیل کا رواج تھا کہ دو قبیلے جو آپس میں خاندانی مخاصمت رکھتے تھے بسا اوقات فیصلہ یوں کرتے کہ ان میں سے دو افراد برچھیاں لے کر ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے اور میلوں تک بھاگے چلے جاتے۔ اور اکثر اوقات وہ دونوں ہی اس "فیصلے" کی نذر ہو جاتے۔ تقریباً ہر تیسرے چوتھے دن عورتیں روتی پیٹتی پہاڑیوں کے قریب سے گزرتیں اور چنیوٹ کے پوسٹ مارٹم ہاؤس سے لاشیں یہاں لا کر سنگلاخ زمین میں گڑھے کھود کر دفنا دی جاتیں۔ پہاڑیوں کے قریب پتھروں کے بکھرے ہوئے انبار اب بھی اس بربریت کے دَور کی یادگار ہیں۔ پھر ایک انقلاب آیا۔ ایسا انقلاب جو صرف جماعتِ احمدیہ کے ساتھ ہی آ سکتا تھا ان لوگوں میں دیانتدارانہ محنت، حلال کی کمائی اور تعلیم کا شعور پیدا ہوا۔ ربوہ آہستہ آہستہ تجارتی اور تعلیمی مرکز بنتا گیا۔ اور ان تعلیمی مراکز نے صرف جماعت کے بچوں کو ہی تربیت نہیں دی بلکہ اردگرد کے ہزاروں بچوں کو بھی شریف شہری بنایا اور انہیں باعزت روزگار کا شرف بخشا۔ خود اس خاکسار کے بعض شاگرد جو چنیوٹ کے بعض ملحقہ دیہات سے تعلق رکھتے ہیں اس وقت ایم۔اے۔ بی ٹی ہیں اور معزز تعلیمی اور تجارتی اداروں میں کام کر رہے ہیں۔ کبھی کبھی وہ ملاقات کو آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اگر ربوہ نہ بنتا اور آپ لوگ نہ آتے تو ہم یا کسی پیر فقیر کا حُقّہ بھر رہے ہوتے اور یا کسی گزرگاہ پر تاک لگا کر بیٹھے ہوتے۔۔

پس ۲۰ ستمبر کا دن ہمیں زندہ خدا کی زندہ تجلیات کی یاد دلاتا ہے اور ہماری آنکھوں کے سامنے اسلام کے درخشاں مستقبل کا نقشہ پیش کرتا ہے۔ اسلام صحراؤں اور ریتلے ٹیلوں سے شروع ہوا اور پھر بڑے بڑے مرغزار اس کے دامنِ آغوش میں آتے گئے۔

مشقت اور مستقل مزاجی ہر عظیم قوم کی صفات ہیں اور انہی اوصاف سے جنگلوں کے خار و خس چمن کے پھولوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

آمدِ محبوب

مُسکراتے ہوئے آ جائیں آپ
گُل کِھلاتے ہوئے آ جائیں آپ
آپ آئیں تو کھلے دل کی کلی
لَب ہلاتے ہوئے آ جائیں آپ

رُوح کو دولتِ تسکین ملے
قلبِ مُضطر کو قرار آ جائے
آپ آئیں تو یقیں ہے مجھ کو
میرے گلشن میں بہار آ جائے

(ڈاکٹر) محمود الحسن ایمن آبادی

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

ایک مخلص احمدی خاتون کا ذکرِ خیر

(از مکرم محمد اشرف چٹھہ صاحب بی اے۔ بی ایڈ موہلنگی۔ ضلع گوجرانوالہ)

میری والدہ محترمہ ۱۲ اگست ۱۹۷۰ء بروز جمعۃ المبارک پونے سات بجے شام بعمر ۶۲ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں آپ کی نعش ربوہ لے جائی گئی۔ جہاں نماز جنازہ مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس میں شریک طلباء کے علاوہ سینکڑوں مخلصین نے جنازہ میں شرکت کی۔ بعد نماز مغرب ۱۵ بجے آپ کا تابوت بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

والدہ مرحومہ سیالکوٹ کے قریب ایک گاؤں کے متوسط زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ والد کا سایہ بچپن ہی میں سر سے اٹھ گیا کچھ عرصہ بعد بڑا بھائی بھی فوت ہو گیا۔ بچپن ہی میں اپنے ماموں کے پاس آ گئیں اور زیادہ عرصہ ان کی زیر تربیت گذارا۔ وہ نہایت مخلص بزرگ احمدی تھے۔ انہوں نے مرحومہ کی تربیت کا خاص خیال رکھا۔ چنانچہ دینی امور اس حد تک ان کی طبیعت میں رچ گئے کہ نماز اور تلاوت قرآن شریف کو بستر مرگ پر بھی نہ چھوڑا۔ انہیں کے ہاں احمدیت قبول کی۔

کچھ عرصہ بعد ایک مخلص احمدی خاندان میں شادی ہو گئی۔ نئے ماحول کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالا اور کامیاب زندگی گذاری اس عرصہ میں کئی آزمائشیں بھی ہوئیں۔ جن میں سب سے بڑی آزمائش دو اڑھائی سال کی لمبی بیماری۔ پھر بیماری کے دوران ہمارے والد محترم کی وفات اور گھریلو انتظامات کا بوجھ تھا۔ ہم چھوٹے چھوٹے بہن بھائیوں کی تربیت کی ذمہ داری ان کے سر پر تھی۔ ایک موقعہ اور ضحی کا تنازعہ بھی پیش تھا۔ مالی حالات ناموافق تھے عام لوگوں سے واقفیت تک نہ تھی۔ ان حالات میں خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے انہیں صحت دی اور تمام مشکلات پر ایک ایک کر کے قابو پایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوششوں میں برکت ڈالی۔ اور آج جب وہ ہم سے جدا ہوئی ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح فارغ البالی حاصل ہے۔ ہمارے والد صاحب کی وفات تک ان کی بہت کم واقفیت تھی۔ بلکہ کسی سے بات کرنے میں بھی جھجک محسوس کرتی تھیں۔ مگر بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت سے لوگوں کی حسب ہمت مدد کرنے کی توفیق بخشی۔ گاؤں کا ہر شخص ان کا مداح ہے۔

آج سے چند سال قبل ان کو ایک اور صدمہ نے آ گھیرا۔ ان کی بہو چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر داعی اجل کو لبیک کہہ گئی۔ اب ان کے سامنے یتیمی کا نظارہ دور تھا۔ پہلے خود یتیم ہو کر پرورش پائی۔ پھر اپنی اولاد کو خاوند کی وفات کے بعد پالا اب پوتے پوتیاں یتیم ہو گئیں۔ اس کی موت نے ان کی صحت کو بڑا دھکا دیا۔ آخر یہی صدمہ ان کو موت تک لے گیا۔ کیونکہ اس المیہ کے بعد ان کی صحت کبھی بحال نہ ہو سکی اور بالآخر ان چھوٹے چھوٹے بچوں کو یہ خود بھی چھوڑ کر اس دنیا سے چلی گئیں۔ اب خدا تعالیٰ ان کا بھی خود ہی حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

جماعت کے کاموں اور چندوں کا اس حد تک خیال رہتا تھا کہ نہ خود اور نہ ہمیں ان سے غافل ہونے دیتی تھیں خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہتیں اور دوسروں کو اس پر چلنے کی تحریک کرتیں۔ تکلیف کی حالت میں بھی جماعتی قربانی سے کبھی دریغ نہ کیا۔ ہر چندہ اپنے ہاتھ سے دے کر خوشی محسوس کرتیں۔ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ چنانچہ حال ہی میں لصرت جہاں ریزرو فنڈ کا ذکر ہوا۔ تو ہم دونوں بھائیوں کو شوق سے قربانی دینے اور ۵۰۰، ۵۰۰ کا وعدہ کرنے کا مشورہ دیا اور فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ نے مجھے صحت دی تو میں بھی حسب ہمت حصہ لوں گی ۱۹۵۳ء میں جب احمدیت کے خلاف ملک میں کافی شور و غوغا ہوا۔ تو ہمارا گاؤں بھی اس آگ کی زد میں آ گیا۔ لیکن ان حالات میں بھی جب کہ کوئی مرد پاس نہ تھا۔ انہوں نے نہایت جرأت اور ہمت کا مظاہرہ کیا۔ احمدیت پر ہر چیز کو قربان کرنے کے لئے تیار تھیں۔ خدا تعالیٰ نے ہر نقصان سے ان کو بچا لیا۔

وصیت نہایت شوق سے کی اور وصیت کے واجبات کو اتنے التزام اور فکر سے ادا کیا کہ جب ہم نے نعش ربوہ لے جا کر ان کی وصیت کا حساب دیکھا تو ایک پیسہ بھی ہمیں ادا نہیں کرنا پڑا۔ جس طرح وہ اپنی زندگی میں کسی پر بوجھ نہ بنی تھیں۔ اسی طرح وفات کے بعد بھی کسی کو ان کے لئے کچھ نہ دینا پڑا۔ یہی وہ نیک و اعلیٰ اعمال تھے جو ان کو بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کا موجب بنے۔ انہوں نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

مرحومہ نے ہر مشکل میں ہماری رہنمائی کی۔ ہر مصیبت کے وقت ڈھارس بنتی رہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور جوار رحمت میں جگہ دے۔ ہم پسماندگان کو اپنے فضل سے صبر کی اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین

آخر میں بزرگان سلسلہ اور مخلصین سے درخواست ہے کہ والدہ محترمہ کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست دعا

میرے والد مکرم بال اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار دو ہفتہ پہلے شدید طور پر بیمار ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوبارہ زندگی عطا فرمائی ہے مگر کمزوری اور نقاہت تشویشناک ہے نیز میں ایک ہفتہ سے شدید پیٹ درد کے دورہ میں مبتلا ہوں جس کی وجہ سے میں تکلیف میں ہوں احباب کرام ہم دونوں کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(مریم صدیقہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب ساکن ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کا تیرھواں سالانہ اجتماع

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

انشاء اللہ ہمارا تیرھواں سالانہ اجتماع ۱۶-۱۷-۱۸ اکتوبر کو منعقد ہوگا اس سلسلہ میں عہدیداران اور ممبرات چند ضروری امور مدنظر رکھیں

(۱) صرف انہیں خواتین کے قیام و طعام کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پر ہوگی۔ جن کے پاس مقامی لجنہ کی تصدیقی ہوگی۔ بعض خواتین گذشتہ سالوں میں اجتماع کے لئے آتی رہی ہیں نہ وہ لجنہ کے کاموں میں حصہ لیتی تھیں اور نہ مرکز میں آ کر اجتماع کی کارروائی سنتی تھیں اسلئے میرا یہ اعلان عہدہ داران ہر عورت تک پہنچا دیں کہ از خود بغیر مقامی لجنہ کی اجازت اور تصدیق کے آنے والی خاتون کے قیام طعام کی ذمہ داری لجنہ مرکزیہ پر نہیں ہوگی۔

(۲) ہر لجنہ کی خود شہر کی ہو قصبہ کی یا گاؤں کی نمائندگی اجتماع میں ضروری ہے خواہ ایک عورت کسی گاؤں کی طرف سے لجنہ نمائندہ بنا کر بھجوائے لیکن بہت ضروری ہے۔ کوئی گاؤں۔ قصبہ شہر ایسا نہ رہ جائے جس کی طرف سے کوئی نہ کوئی نمائندہ نہ آئے۔

(۳) چھوٹے بچوں کو ساتھ نہ لائیں نہ ان کی وجہ سے نمائندگان خود پروگرام سن سکتی ہیں نہ دوسرے سن سکتے ہیں۔ گھر میں چھوڑنے کا انتظام کر کے آئیں۔ انتہائی مجبوری کے سوا ورنہ ان کی جگہ کسی اور نمائندہ کو بھجوایا جا سکتا ہے۔

(۴) مقابلوں میں خصوصاً ناصرات میں عمر کے لحاظ سے جو تقسیم کی گئی ہے اس پر عمل کیا جائے

(۵) مجلس شوریٰ کے لئے جلد از جلد ایسی تجاویز بھجوائیں جو لجنہ اماء اللہ کی ترقی کا موجب ہوں۔

(۶) لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کا سالانہ بجٹ چھ ہزار رکھا گیا تھا اس وقت تک صرف ۳۵۳۵ روپے وصول ہوئے یعنی نصف سے کچھ زائد ہر ممبر لجنہ کے لئے ایک روپیہ سالانہ اجتماع کا چندہ لازمی قرار دیا گیا ہے اور ہر ممبر ناصرات کے لئے ۲۵ پیسے اجتماع کا چندہ علیحدہ جمع کر کے بھجوایا جائے۔

اس سال ممبری لجنہ کے چندہ کے بجٹ میں بھی قریباً گیارہ سو روپے کی کمی ہے جن لجنات کے پاس چندہ جمع ہو چکا ہے۔ وہ ۳۰ ستمبر سے قبل بھجوا دیں۔ کیونکہ لجنہ کا مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہو جاتا ہے۔

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے زریں ارشادات سننے کیلئے انصار اللہ کے مرکزی اجتماع پر تشریف لائیے

(قائد عاملہ مجلس انصار اللہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

نمبر شمار	نام	وعدہ	ادائیگی
۱	مکرم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب مع اہل وعیال ربوہ (تصحیح)	۵۰۰-۰۰	
۲	چوہدری محمد علی صاحب و ناظر علی صاحب چک ۶ کھیم سنگھ والا لائلپور (ر)	۵۰۰-۰۰	
۳	میاں عبدالمجید صاحب انبالوی مع اہل وعیال لائل پور (ر)	۵۰۰-۰۰	
۴	منزی بشیر احمد لطیف احمد خالد صاحبان " (ر)	۵۰۰-۰۰	
۵	محترمہ خالدہ صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالحمید صاحب پراچہ سرگودھا (ر)	۵۰۰-۰۰	
۶	محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد آمین صاحب عامر لائل پور	۵۰۰-۰۰	۲۵۰-۰۰
۷	مکرم شیخ محمد منیر صاحب دنیاپور ضلع ملتان	۵۰۰-۰۰	۵۰-۰۰
۸	" صوبیدار حبیب الرحمان صاحب دیہہ کینجھر ضلع حیدرآباد	۵۰۰-۰۰	۲۵۰-۰۰
۹	چوہدری فیاض احمد صاحب مرحوم بذریعہ چوہدری مبارک علی صاحب پچھووال - ضلع سیالکوٹ	۵۰۰-۰۰	۱۰۰-۰۰
۱۰	مکرم احمد خاں صاحب چک ۳۹ جنوبی سرگودھا	۵۰۰-۰۰	۱۰۰-۰۰
۱۱	مرزا منور بیگ - ارشد بیگ صاحبان لاہور	۵۰۰-۰۰	۲۰۰-۰۰
۱۲	مکرم سردار ادریس صاحب "	۵۰۱-۰۰	
۱۳	" ایس - جی - یزدانی صاحب "	۵۰۰-۰۰	۵۰-۰۰
۱۴	" محمد رشید ہاشمی صاحب لاہور چھاؤنی	۵۰۰-۰۰	۲۰۰-۰۰
۱۵	" محمد ابراہیم صاحب دہلی دروازہ لاہور	۲۰۰۰-۰۰	
۱۶	لجنہ اماء اللہ گوٹھ غلام محمد ضلع خیرپور	۷۰۰-۰۰	
۱۷	مجلس خدام الاحمدیہ بہوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ	۵۰۰-۰۰	۶۵-۰۰
۱۸	مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب اوکاڑہ	۵۰۰-۰۰	۱۰۰-۰۰
۱۹	مجلس خدام الاحمدیہ گڑھ مولا درکاں ضلع شیخوپورہ	۴۳۵-۰۰	-
۲۰	چوہدری عبدالرحمان صاحب جھنگ صدر	۷۰۰-۰۰	
۲۱	مکرم عزیز الحق صاحب مع والدہ و پسران و برادران ربوہ	۲۰۰-۰۰	
۲۲	" رشید احمد صاحب بھٹی بیکھی انا ضلع شیخوپورہ	۵۰۰-۰۰	۲۵-۰۰
۲۳	" بلدیو میر احمد صاحب کھوڑ ضلع کیمبلپور	۵۰۰-۰۰	۵۰-۰۰
۲۴	" سیٹھی داؤد احمد صاحب منجانب سیٹھ محمد اسحاق صاحب جہلم	۵۰۰-۰۰	۱۰۰-۰۰
۲۵	" چوہدری ہارون الرشید معہ اہلیہ و بچگان حافظ آباد	۵۰۰۰-۰۰	۲۰۲۱-۰۰
۲۶	وارنٹ آفیسر عبدالماجد صاحب ۲۰/ پی - اے - ایف سرگودھا	۵۰۰۰-۰۰	۱۰۰۰-۰۰
۲۷	مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب شاہنواز لمیٹڈ لاہور	۵۰۰-۰۰	۲۰۰-۰۰
۲۸	محترمہ شریف بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام نبی صاحب کوٹ احمدیاں ضلع حیدرآباد	۵۰۰-۰۰	۵۰-۰۰
۲۹	لجنہ اماء اللہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ	۵۰۷-۰۰	۲۰۰-۰۰
۳۰	مکرم نصیر احمد خاں صاحب چک ۲ ڈی منجانب نذیر احمد صاحب شہید برادر خورد - سرگودھا	۵۰۰-۰۰	۲۰۰-۰۰
۳۱	" نذیر احمد صاحب منجانب اہلیہ و والدین میاں چنوں ضلع ملتان	۵۱۴-۰۰	
۳۲	" چوہدری عبدالحمید صاحب آف مراڑہ - حال بھکر ضلع میانوالی	۵۰۰-۰۰	۲۰۰-۰۰
۳۳	" احسان الحق صاحب چک ۸۸ ج ب حیاتہ ضلع لائلپور	۵۰۰-۰۰	۲۰۰-۰۰
۳۴	محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر احمد خان صاحب چک ۷۷ جنوبی ضلع سرگودھا	۵۰۱-۰۰	
۳۵	چوہدری عنایت اللہ صاحب نمبردار چک ۳۰ جنوبی ضلع سرگودھا	۵۰۰۰-۰۰	
۳۶	افتخار بیگم صاحبہ اہلیہ ملک رشید احمد صاحب کراچی	۱۰۰۰-۰۰	
۳۷	مکرم میاں محمد احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰۰-۰۰	
۳۸	" " " منجانب خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب مرحوم	۵۰۰-۰۰	۵۰۰-۰۰
۳۹	کیپٹن طاہر احمد صاحب منہاس کینال پارک لاہور	۵۰۰-۰۰	۱۰۰-۰۰
۴۰	مکرم محمود اقبال صاحب ڈرگ روڈ کالونی کراچی	۵۰۰-۰۰	۲۰۰-۰۰
۴۱	مہتہ عبدالقادر صاحب کراچی	۱۰۰۰-۰۰	
۴۲	مکرم سید محمد شیر شاہ صاحب مانسہرہ ضلع ہزارہ	۵۰۰-۰۰	۲۰۰-۰۰
۴۳	" ڈاکٹر کیپٹن عبدالسلام صاحب حیدرآباد	۵۰۰-۰۰	۵۰۰-۰۰
۴۴	" عبدالحکیم خاں صاحب "	۲۰۰۰-۰۰	
۴۵	" چوہدری محمد سعید صاحب "	۲۰۰۰-۰۰	
۴۶	مکرمہ مس جمیلہ محمد حسین صاحب بھیرہ - ضلع سرگودھا	۵۰۰-۰۰	۱۰۰-۰۰
۴۷	" چوہدری محمد اسلم بنگوی صاحب لاہور	۵۰۰-۰۰	۳۰۰-۰۰
۴۸	محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ مع والدین جملہ برادران و ہمشیرگان مزان	۵۰۰-۰۰	۲۰۵-۰۰
۴۹	مکرم محمد یٰسین صاحب لکھنوی مع اہل وعیال کراچی	۵۰۰-۰۰	
۵۰	محترمہ مریم صاحبہ ہمشیرہ مکرم محمد یٰسین صاحب لکھنوی کراچی	۱۰۰۰-۰۰	
۵۱	" اختر صاحبہ " " "	۵۰۰-۰۰	
۵۲	" سکینہ صاحبہ " " "	۱۰۰۰-۰۰	
۵۳	" آمنہ صاحبہ " " "	۵۰۰-۰۰	
۵۴	مکرم سلطان محمود احمد صاحب کراچی	۵۱۰۰-۰۰	
۵۵	" منجانب حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب سنوری "	۵۱۰۰-۰۰	
۵۶	" " حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب "	۵۱۰۰-۰۰	
۵۷	" " حضرت میاں خدا بخش صاحب "	۵۱۰۰-۰۰	
۵۸	" " حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد "	۵۱۰۰-۰۰	
۵۹	محترمہ ساجدہ ارشد صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ	۵۰۰-۰۰	
۶۰	مکرم محمد ارشد چوہدری صاحب " " حال امریکہ	۱۰۰۰-۰۰	
۶۱	" سیٹھ عبدالکریم صاحب کراچی	۵۰۰-۰۰	۵۰۰-۰۰
۶۲	مکرم مرزا محمد اسمٰعیل صاحب مع اہل وعیال چمن بلوچستان	۵۰۰-۰۰	۵۰۰-۰۰
۶۳	" مولوی ابوکوثر صاحب سردار سندرین مشرقی پاکستان	۵۰۰-۰۰	۲۰۰-۰۰
۶۴	" علی اکبر صاحب " "	۵۰۰-۰۰	۲۰۰-۰۰
۶۵	" محمد عبدالواحد صاحب " "	۵۰۰-۰۰	۲۰۰-۰۰
۶۶	" نور محمد - عطاء اللہ - ضیاء اللہ صاحبان ڈسکہ	۵۰۰-۰۰	۱۰۰-۰۰
۶۷	جماعت احمدیہ راجن پور - ڈیرہ غازیخاں	۶۲۶-۰۰	
۶۸	" صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب ربوہ	۲۰۰۰-۰۰	۱۰۰۰-۰۰
۶۹	" عبدالرؤف صاحب رکابی بازار مشرقی پاکستان	۱۵۰۰-۰۰	
۷۰	" " " منجانب والد مرحوم مولوی ثناء اللہ صاحب	۵۰۰-۰۰	
۷۱	" مشرف حسین صاحب رکابی بازار "	۱۰۰۰-۰۰	
۷۲	" " " منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ "	۵۰۰-۰۰	
۷۳	" چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر افسر خزانہ مع اہل وعیال	۵۰۰-۰۰	۲۰۰-۰۰

دورہ انسپکٹران وصایا

محمد صادق صاحب بٹ اور سید مبارک احمد شاہ صاحب سرور انسپکٹران وصایا ضلع ساہیوال لائلپور - شیخوپورہ - لاہور شہر - راولپنڈی اور صوبہ سرحد کا دورہ کر رہے ہیں - امراء صدر صاحبان اور صدر صاحبان موصیان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان سے پوری طرح تعاون فرمائیں - نیز ان کی ڈائریوں میں ان کی آمد و روانگی کا وقت معہ تاریخ اور جتنا عرصہ وہ آپ کے پاس قیام کریں نوٹ فرما کر اپنے دستخط فرما دیں

(صدر مجلس کارپرداز - ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ نصرت سائنس بلاک کی تعمیر کی منظوری عطا فرماتے ہوئے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ اس کی تعمیر کا نصف خرچ لجنہ اماء اللہ برداشت کرے اس چندہ کی تحریک پر تین سال کا عرصہ گذر رہا ہے لیکن ابھی تک احدی مستورات نے صرف ۲۷،۵۰۰ کی رقم جمع کی ہے۔ حالانکہ مطالبہ ۷۵۰۰۰/- کا تھا۔ اس سال کے شروع میں سائنس بلاک کی تعمیر کا کام شروع کیا جا چکا ہے۔ آجکل چھتوں پر لنٹل پڑ رہے ہیں۔ گذشتہ سال سے جامعہ نصرت میں سائنس کلاسز کا اجراء بھی ہو چکا ہے۔ عمارت نامکمل ہونے کی وجہ سے تعلیم پر بھی اثر پڑ رہا ہے۔ امید ہے کہ اگلے دو ماہ میں عمارت پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گی جن بہنوں نے تین سو یا اس سے زائد رقم کی ادائیگی کی ہے۔ ان کے نام عمارت پر کندہ کروانے کے لئے دیئے گئے ہیں۔ ذیل میں وہ نام شائع کئے جا رہے ہیں جو بہن اپنا نام کندہ کروانا چاہتی ہوں۔ وہاں پڑھنے والی طالبات ہمیشہ ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں وہ کم از کم تین سو روپے فوراً بھجوا دیں۔ تمام عہدیدار لجنات اس چندہ کی اپنی اپنی جگہ تحریک کرتی رہیں اور وصولی کے لئے بھی کوشش کریں۔ بقیہ رقم ساڑھے سینتالیس ہزار کا جمع کرنا کوئی مشکل امر نہیں صرف ہمت اور احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت تک صرف ۱۰ بہنوں نے ایسی ہیں جنہوں نے ۳۰۰ یا اس سے زائد رقم ادا کی ہے۔ اور بڑے بڑے شہروں میں سے ایک ایک دو دو کی تعداد میں ایسی خواتین ہیں۔ حالانکہ خاصی بڑی تعداد ان شہروں میں ایسی خواتین کی مل سکتی ہے۔ جو تین سو یا اس سے زائد دے سکتی ہیں کوشش کریں کہ جلسہ سالانہ تک یہ چند ختم کر دیا جائے تا اور کام کئے جا سکیں۔ ایک ہی کام کو زیادہ دیر تک لٹکانا ٹھیک نہیں۔

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	۱۰۱۰۰۰
۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ دام ظلہا	۳۰۰
۳۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ صاحبہ مدظلہا العالی	۳۰۰
۴۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ بیگم صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	۳۰۰
۵۔ بیگم ڈاکٹر کرنل علی سید اللہ صاحب لاہور	۱۰۰۰/-
۶۔ بیگم میاں مبارک احمد صاحب ناظم عمومی لائلپور	۳۰۱
۷۔ مکرمہ ڈاکٹر زبیدہ خاتون صاحبہ شیخوپورہ	۱۰۰۰
۸۔ بیگم صاحبہ چوہدری شاہنواز صاحب کراچی	۹۰۰
۹۔ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب سرگودھا	۵۰۰
۱۰۔ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ میجر بشیر احمد صاحب پراچہ سرگودھا	۳۰۰
۱۱۔ بیگم ڈاکٹر مظہر الحق صاحب کراچی	۳۰۰
۱۲۔ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم آف اکبر منزل قادیان	۳۰۰
۱۳۔ مکرمہ سردار بیگم مرحومہ اہلیہ رفیع الدین صاحب کراچی	۳۰۰
۱۴۔ مبارکہ شوکت صاحبہ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب لائلپور	۳۰۰
۱۵۔ صالحہ انور صاحبہ بیگم علی انور صاحب سرگودھا	۳۰۰
۱۶۔ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ کرنل ممتاز احمد صاحب	۳۰۰
۱۷۔ حقیقہ بیگم صاحبہ " قریشی مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ	۳۰۰
۱۸۔ عابدہ صاحبہ " عبد القادر صاحب باندھی	۱۰۰۰
۱۹۔ ممتاز عبد الخالق صاحب مہتمم دار الرحمت وسطی ربوہ	۵۰۰
۲۰۔ " امۃ السلام صاحبہ اہلیہ حمید احمد صاحب کلیم منڈی بہاء الدین	۳۰۰

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۳ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دار الاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں

اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں۔

(نگران دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ)

مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب	مکرم گیانی عباد اللہ صاحب
" صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد	" بشیر احمد صاحب خادم
" سید عبد الرزاق شاہ صاحب	" مختار احمد صاحب ہاشمی
" مولوی سلطان محمود انور صاحب	" نصر اللہ خان ناصر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ
" ڈاکٹر محمود احمد ظفر صاحب تنزانیہ	محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ سلمہا
" مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ	" " مہر آپا صاحبہ
" چوہدری عبد الواحد صاحب	" بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب سرگودھا
" مرزا غلام احمد صاحب	
" میاں غلام محمد اختر صاحب	" رشیدہ مرزا صاحبہ اہلیہ مرزا سلطان بیگ صاحب مرحوم لندن
" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب خرم کالونی لاہور	

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جن دوستوں نے ماہ نبوت (اگست) میں عطیہ جات بھجوائے ہیں۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں

مکرم میر عبد الرحمٰن صاحب کیمل پور	۱ — ۰۰
" آغا محمد اسحٰق صاحب محاسب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۲ — ۰۰
" نور احمد خان سول لائن لاہور	۲ — ۰۰
" عبد الرحمٰن صاحب محاسب راولپنڈی	۳۰ — ۵۰
" عبد القادر صاحب سیکرٹری رحمٰن پورہ لاہور	۲ — ۰۰
" چوہدری نعمت علی صاحب سیکرٹری سرگودھا چھاؤنی	۳۸ — ۰۰
" عبد السلام صاحب کھٹی دار الصدر شمالی ربوہ	۴۰ — ۰۰
جماعت احمدیہ چک ۲۹۷ ج ب لائلپور	۲۰ — ۰۰
" سید کمال یوسف صاحب ربوہ	۱ — ۰۰
" پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد	۵ — ۰۰
مکرمہ فہمیدہ ملک صاحبہ اہلیہ ملک منور الدین صاحب سیالکوٹ	۵ — ۰۰
مکرم عبد الحمید صاحب صدر حلقہ مزنگ لاہور	۲۰ — ۰۰
۲۱۔ مکرمہ صفیہ چوہدری صاحبہ لندن	۳۰۰ — ۰۰
۲۲۔ " محمودہ بٹ صاحبہ کراچی	۳۰۰ — ۰۰
۲۳۔ " منصورہ خانم صاحبہ اہلیہ رئیس عبد اللہ خان صاحب ڈلہری	۳۵۰ —
۲۴۔ " ناصرہ بیگم صاحبہ فلور ملز کراچی	۳۰۰ — ۰۰
۲۵۔ " حمیدہ اہلیہ عبد السمیع آف کویت	۳۰۰ — ۰۰
۲۶۔ " بیگم ڈاکٹر شفیع صاحب مرحوم لاہور	۳۰۰ — ۰۰
۲۷۔ " عابدہ عفت ضیاء صاحبہ کراچی	۳۰۰ — ۰۰
۲۸۔ " جمال آرا بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ کیپٹن صاحب دین صاحب سیالکوٹ	۳۰۰ — ۰۰
۲۹۔ " بیگم محمد حسن صاحبہ لائلپور	۳ — ۰۰
۳۰۔ ایک خاتون لاہور	۶۳۰ — ۰۰

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ربوہ	۱۰ — ۰۰
" ملک عبد الوہاب صاحب ربوہ	۸ — ۰۰
" عبد الغفار صاحب سرگودھا شہر	۷۸ — ۰۰
" امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ	۵ — ۰۰
" افتخار احمد صاحب سیکرٹری مال ہری پور ہزارہ	۵ —
" مبشر احمد ناصر صاحب کراچی	۱ — ۰۰
" عطاء المجیب راشد صاحب ربوہ	۲ — ۰۰
" محمد اکرم صاحب محاسب گوجرانوالہ	۳ — ۰۰
" رونا مبارک احمد صاحب بہاولپور	۶ — ۰۰
" چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ	۵ — ۰۰
" قائد مال انصار اللہ ربوہ	۲ — ۰۰
مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری نور الدین جہانگیر صاحب ساہیوال	۵ — ۰۰
" بشریٰ حفیظ صاحبہ	۵ — ۰۰
مکرم محمد جلال صاحب شمس	۲۴ — ۰۰
" مبارک احمد برکات احمد صاحبان داریل گلگت	۵۰ — ۰۰
" مرزا عبد الرحمان صاحب محاسب کراچی	۷۹ — ۰۰
" نصیب احمد صاحب ارشد لائل پور	۱۰ — ۰۰
" عبد الحمید صاحب بھکر ضلع میانوالی	۱۳ — ۷۵
" حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	۲ — ۰۰
" ملک عبد المالک صاحب محمد نگر لاہور	۵ — ۰۰
" آغا محمود اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۵ — ۰۰
" عبد القیوم صاحب پرانی انارکلی لاہور	۷ — ۵۰
" خواجہ مظفر احمد صاحب ربوہ	۱۰ — ۰۰
مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ محمد طفیل صاحب لائلپور	۱۰ — —
مکرم عطا حسین شاہ صاحب لائل پور شہر	۲۳۱ — ۲۵
" چوہدری محمد طفیل صاحب سیالکوٹ شہر	۵ — —
" عبد الرحمٰن صاحب باغبانپورہ لاہور	۵۰ — —
" خلیل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۵ — —
" سید ناصر احمد صاحب کراچی	۱۵ — ۰۰
" سلطان احمد صاحب چک ۱۶۷ فرنٹیر ضلع رحیم یار خان	۵ — ۰۰
" عبد الغفار صاحب " "	۵ — ۰۰
" عبد الباسط صاحب فرید ٹاؤن ساہیوال	۵ — ۰۰
" حمید احمد خالد صاحب	۱ — ۰۰
ارشاد بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم اقبال شاہ صاحب نیروبی	۱۰ — —
" حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ	۵۰۰ — ۰۰ برائے تعمیر عمارات دار الاقامۃ الفضل
مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی	۱۰ — ۰۰
مکرم نور احمد مرتضیٰ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ	۲ — ۰۰
" چوہدری مبشر احمد صاحب ولیٹ وارڈ کراچی	۵ — ۰۰
" حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ	۱۰۰ — ۰۰ برائے تعمیر عمارات دار الاقامۃ الفضل
" چوہدری محمد یوسف صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ	۲ — ۰۰
" محمد ناظم خان غوری صاحب بذریعہ محمد اکرام خان غوری صاحب	۱۳۳ — ۰۰
" اقبال احمد نجم اللہ دتہ صاحب و اقبال احمد صاحب	۱۰ — ۰۰
" ڈاکٹر محمد رمضان صاحب دار الصدر ربوہ	۶ — ۰۰
مکرمہ بیگم مبارکہ ملک صاحبہ راولپنڈی	۲۰ — ۰۰
مکرم منشی شریف احمد صاحب فضل عمر ہوسٹل	۲ — ۰۰
" چوہدری محمد داؤد احمد صاحب غلہ منڈی سانگلہ ہل	۶ — —
" ناصر احمد صاحب راولپنڈی	۱۰ — ۰۰
" نوابزادہ محمد امین صاحب بنوں سٹی	۵ — ۰۰
" ملک بشیر احمد خان صاحب مبشر ہیڈ کوارٹر ملتان	۲۱ — —

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت

از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ

گزشتہ نوٹ میں لکھ چکی ہیں کہ ابھی تک لجنات کی طرف سے صرف ۸۰۰۰ کی رقم جمع ہوئی ہے۔ بقیہ رقم لجنہ نے بطور قرض ادا کی ہے۔ سائنس بلاک جامعہ نصرت کی تعمیر کا کام سرعت سے جاری ہے۔ اور ان کا مزید رقم جلد ادا کرنے کا مطالبہ ہے۔ تمام لجنات اس سلسلہ میں مستعدی سے کام لیں۔ اور صاحب استطاعت خواتین کو تین سو روپے اس فنڈ میں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ تا ان کے نام بطور یادگار و دعا کنندہ کروائے جا سکیں۔ کراچی سے صرف ۱۰ خواتین نے ۳۰۰ روپے یا اس سے زائد ادا کئے ہیں۔ لاہور سے صرف تین خواتین سے سرگودھا سے صرف تین خواتین نے لائلپور سے بھی صرف تین خواتین نے ربوہ سے چھ خواتین نے اور سیالکوٹ سے دو خواتین نے اس کے علاوہ کسی بڑے شہر کی کسی خاتون نے تین سو نہیں ادا کئے حالانکہ آسانی سے سو ڈیڑھ سو خواتین تمام شہروں میں سے ایسی نکل سکتی ہیں جو تین سو یا اس سے زائد ادا کرنے والیاں ہوں۔ گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل وصولی ہوئی ہے۔

۱۔ مکرمہ بیگم محمد حسن صاحب لائلپور	۳۰۰	7۔ لجنہ قمر آباد	11-50
۲۔ لجنہ چک ۸۸ ضلع سرگودھا	5---	8۔ " سرگودھا	2---
3۔ " حافظ آباد	2---	9 " ٹوبہ ٹیک سنگھ	1---
4۔ " نوکوٹ	5--50	10۔ " جہلم	1---
5۔ " حیدر آباد	2---	11 " کراچی	21
6۔ " ڈسکہ	5---		

وقف جدید کا سال ختم ہونے میں صرف تین ماہ باقی ہیں

احباب جلد تر اپنے وعدہ جات پورے فرماویں

دوستوں کو علم ہے کہ وقف جدید کا سال دسمبر میں ختم ہو جاتا ہے لیکن ابھی تک بہت سی جماعتوں خصوصاً ضلع بہاولنگر۔ ضلع ڈیرہ غازیخان۔ اور سندھ کی اسٹیشنز کی جماعتوں اور دیگر احباب نے اپنے وعدہ جات پورے کرنے ہیں۔

از راہ کرم جلد تر وہ توجہ فرماویں اور اپنی ذمہ داری کو پورا کریں

(ناظم مال)

اعلان گم شدہ

ایک لڑکا جس کا نام محمود احمد اور باپ کا نام محمد حفیظ ہے دس یوم سے لاپتہ ہے۔ لڑکے کی عمر ۱۲ سال ہے رنگ سانولہ پتلا دبلا قد تقریباً ساڑھے چار فٹ۔ لڑکا کی شلوار پیلا قمیص سر پر سفید تولیہ اور پاؤں میں ہوائی چپل پہنے ہوئے ہے لڑکا دیہاتی ماحول کا ہے اور چھٹی جماعت کا طالب علم ہے۔ جس صاحب کو اس کا علم ہو سکے وہ محمد حفیظ صاحب ساکن گوہر ولادر کلاں ضلع گوجرانوالہ کو یا خاکسار کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ محمد الدین کلرک ریویو ربوہ

ضرورت ہے

نوجوان، ذہین، محنتی اور چست سیلز مینوں کی جو پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں بطور Medical Representative کام کر سکیں۔ تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ ان ٹرینڈ (Untrained) میٹرک پاس نوجوان بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواست۔ سند اپنے پیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔

مینجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل گوشہ بازار ربوہ

جواہر مہرہ عنبری — مقوی دل و دماغ جسمانی زہروں کا تریاق۔ صدری امراض دافع خفقان و جنون محافظ شباب۔ طب یونانی کا مایہ ناز جنرل ٹانک قیمت ۱۰۰ گولی چار روپے

تیار کردہ:- دواخانہ خدمت خلق ربوہ

لوگوں کے سامنے قربانی کے مواقع آتے ہیں تو وہ ان سے منہ پھیر لیتے ہیں

جب وقت گزر جاتا ہے تو حسرت کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کاش ہم نے فائدہ اٹھایا ہوتا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ جب بھی قربانی کا موقع پیدا ہو اسے ضائع نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے فرماتے ہیں :-

"مجھے یاد ہے جب لنگر خانہ کا خرچ بڑھا اور کثرت سے قادیان میں مہمان آنے شروع ہو گئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خاص طور پر یہ فکر پیدا ہو گیا کہ اب ان اخراجات کے پورا ہونے کی کیا صورت ہو گی مگر اب یہ حالت ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ایک احمدی لنگر خانہ کا سارا خرچ دے سکتا ہے۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زلزلہ کے متعلق اپنی پیشگوئیوں کی اشاعت فرمائی تو قادیان میں کثرت سے احمدی دوست آ گئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی دوستوں سمیت باغ میں تشریف لے گئے اور وہاں خیموں میں رہائش شروع کر دی۔ چونکہ ان دنوں قادیان میں زیادہ کثرت سے مہمان آنے لگ گئے تھے ایک دن آپ نے ہماری والدہ سے فرمایا کہ اب تو روپیہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی میرا خیال ہے کہ کسی سے قرض لے لیا جائے کیونکہ اب اخراجات کے لئے کوئی روپیہ پاس نہیں رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ ظہر کی نماز کے لئے تشریف لے گئے جب واپس آئے تو اس وقت آپ مسکرا رہے تھے۔ واپس آنے کے بعد پہلے آپ کمرہ میں تشریف لے گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد باہر نکلے اور والدہ سے فرمایا کہ انسان باوجود خدا تعالیٰ کے متواتر نشانات دیکھنے کے بعض دفعہ بدظنی سے کام لے لیتا ہے میں نے خیال کیا تھا کہ لنگر کے لئے روپیہ نہیں اب کہیں سے قرض لینا پڑے گا مگر جب میں نماز کے لئے گیا تو ایک شخص جس نے میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ آگے بڑھا اور اس نے ایک پوٹلی میرے ہاتھ میں دے دی۔ میں نے اس کی حالت کو دیکھ کر سمجھا کہ اس میں کچھ پیسے ہوں گے مگر جب گھر آ کر اسے کھولا تو اس میں سے کئی سو روپیہ نکل آیا۔

اب دیکھو وہ روپیہ آجکل کے چندوں کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتا تھا۔ آج اگر کسی کو کہا جائے کہ تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا ایک دن نصیب کیا جاتا ہے بشرطیکہ تم لنگر کا ایک دن کا خرچ دے دو تو وہ کہے گا ایک دن کا خرچ نہیں تم مجھ سے سارے سال کا خرچ لے لو لیکن خدا کے لئے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا ایک دن دیکھنے دو۔ مگر آج کسی کو وہ بات کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں قربانی کرنے والوں کو نصیب ہوئی۔

افسوس کہ لوگوں کے سامنے قربانی کے مواقع آتے ہیں تو وہ ان سے منہ پھیر لیتے ہیں اور جب وقت گزر جاتا ہے تو حسرت اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کاش! ہم نے فائدہ اٹھایا ہوتا۔ کاش! ہم نے وقت کو ضائع نہ کیا ہوتا۔ اب بھی خدا تعالیٰ نے ان کے لئے ایک بڑا موقع پیدا کیا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کا موعود ان میں موجود ہے اگر وہ چاہیں تو صحابہؓ کی سی خدمات کر کے صحابہؓ کے سے انعامات حاصل کر سکتے ہیں مگر کتنے ہیں جو اس نعمت کی قدر کرتے ہیں۔ ہاں بہت لوگ اس وقت روئیں گے اور آہیں بھریں گے جب وہ زمانہ ان کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔

غرض انبیاء دنیا میں ایک بیج بونے کے لئے آتے ہیں وہ بیج بظاہر ایسے حالات میں بویا جاتا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں وہ ضائع چلا جائے گا مگر اللہ تعالیٰ اپنی قدیم اور ازلی سنت کے مطابق اس بیج کو بڑھاتا اور اپنے سلسلہ کو ممتد کرتا چلا جاتا ہے۔ اس دوران میں الٰہی سنت کے مطابق قربانی کے کچھ اور مواقع پیدا ہو جاتے ہیں تب وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی محبت رکھتے ہیں اپنی حسرتوں کو پورا کرنے کے لئے آگے بڑھتے اور قربانیوں میں ایکدوسرے سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں مگر کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو پھر بھی سوئے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ زمانہ بھی گزر جاتا ہے اور وہ کفِ افسوس ملنا شروع کر دیتے ہیں کہ ہم نے کچھ نہ کیا۔ آج لوگ حسرتیں کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ نہ ملا مگر اس حسرت کے باوجود وہ موجودہ قربانیوں میں پوری طرح حصہ نہیں لے رہے۔ اس کا کیا نتیجہ ہو گا؟ یہی کہ وہ اس زمانہ کو بھی کھو دیں گے اور حسرت کریں گے کہ کاش! انہیں مصلح موعود کے زمانہ میں خدمت کا کوئی موقع مل جاتا۔ حالانکہ ان حسرت کرنے والوں میں بہت لوگ ایسے ہوں گے جنہوں نے اس زمانہ کو پایا مگر ان کی آنکھیں بند رہیں انہوں نے وقت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کی اور حسرت اور افسوس کے سوا ان کو اور کچھ حاصل نہ ہوا"

(تفسیر کبیر جلد ششم جز چہارم حصہ دوم صفحہ ۳۴۱)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں گیارھویں جماعت میں داخلہ

گیارھویں جماعت میں سائنس گروپ کا داخلہ تو بوجہ seats پوری ہو جانے کے بند ہو چکا ہے البتہ آرٹس مضامین میں داخلہ رخصتِ گرما کے بعد کالج کھلنے پر مورخہ ۲۶ ستمبر سے پانچ دن کے لئے بغیر لیٹ فیس جاری رہے گا اس کے بعد دس دن تک لیٹ فیس کے ساتھ جاری رہے گا۔ سوائے فرسٹ ڈویژن کے باقی طلباء کو انگریزی کا ٹیسٹ دینا ہو گا۔ گیارھویں کلاس کی پڑھائی مورخہ ۳ اکتوبر ہفتہ سے شروع ہو جائے گی۔

امید ہے کہ احباب جماعت اپنے ذہین بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے اپنے اس قومی اور شاندار روایات کے حامل ادارہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں داخل کروا کر اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھیں گے۔

اس کالج میں داخلہ کے متعلق حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات سے اقتباسات درج ذیل ہیں :-

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پرواہ نہ کرے تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ ساتھ ملتی رہے۔" (ارشاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ)

"اس عظیم درس گاہ سے میرا تعلق قدیم۔ گہرا اور وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے دن سے ہی محض اپنے فضل سے اس درس گاہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ اور میں عینی گواہ ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا جو ورثہ ہم نے حاصل کیا اس کے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی قوتِ قدسیہ کے طفیل یہ ادارہ اللہ تعالیٰ کی محسنانہ شفقتوں کا ہمیشہ آماجگاہ رہا ہے۔"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ماہنامہ خالد کا "دورۂ مغربی افریقہ نمبر"

ماہنامہ خالد کا آئندہ شمارہ (ماہِ اخاء — اکتوبر) "دورۂ مغربی افریقہ نمبر" ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عالمیہ دورۂ مغربی افریقہ کے حالات، افریقہ میں حضور کے خطابات، اس دورہ کے تاثرات، افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کی خدمات اور اس دورہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی تحریکات وغیرہ کا بیان ہو گا۔ علاوہ اس نمبر میں دورہ کی تصاویر بھی شامل ہوں گی۔

- خدام کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے "دورۂ مغربی افریقہ اور ہمارا فرض" کے موضوع پر ۲۴ تبوک (ستمبر) تک مضامین بھجوائیں۔
- شعراء حضرات دورۂ افریقہ کے متعلق اپنے کلام سے مستفید فرمائیں۔
- مشتہرین جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوائیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ بعد میں ان کے لئے گنجائش نہ رہے۔

(مدیر اعلیٰ ماہنامہ "خالد" ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴